پانچواں و چھٹا اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ دوشنبہ مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۹ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کا تقرر	۲
۳	آئین کے آرٹیکل ۱۳۰ کی شق (۳) کے تحت قرارداد ۔ منجانب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔	۲
۴	نواب محمد اکبر خان بگٹی پر اعتماد کے ووٹ کے حصول پر ایوان کا خراج تحسین ۔	۳
۵	گورنر بلوچستان کا حکم	۲۴

جلد دوم

شمارہ پنجم و ششم

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا پانچواں اجلاس

مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ بروز دوشنبہ (سوموار) بوقت دس بجکر بیس منٹ صبح، زیر صدارت میر محمد اکرم بلوچ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُم اَن تُؤَدُّوا الاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھلِھَا ○ وَاِذَا حَکَمتُم بَینَ النَّاسِ اَن تَحکُمُوا بِالعَدلِ ○ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُم بِہٖ ○ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیعًا بَصِیرًا ۔ وَاِذَا قُلتُم فَاعدِلُوا وَلَو کَانَ ذَا قُربٰی ○ (نساء ۵۸) وَبِعَھدِ اللّٰہِ اَوفُوا ط ذٰلِکُم وَصّٰکُم بِہٖ لَعَلَّکُم تَذَکَّرُونَ ۔

ترجمہ:- بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو۔ اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو۔ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے، بیشک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ اور جب تم بات کرو تو انصاف کی کرو۔ اور اللہ سے جو وعدہ کیا ہے۔ اسکو پورا کرو یہ تمہیں حکم ہے۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

(وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلَاغ)

مولانا محمد اسحاق خوستی۔ جناب اسپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میری گھڑی بالکل ٹھیک ہے اگرچہ زیادہ قیمتی نہیں۔ اگر آپ فرمائیں تو میں آپ کے حوالے کر دوں۔ تاکہ آئندہ آپ وقت پہ آیا کریں۔

جناب اسپیکر:۔ تشریف رکھیں۔ سیکریٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے۔

مسٹر اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی:۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ کے تحت جناب اسپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ مسٹر طارق محمود کھیتران
۲۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی۔
۳۔ مولانا نور محمد
۴۔ مولوی عصمت اللہ۔

آئین کے آرٹیکل ۱۳۰ کی شق (۳) کے تحت قرارداد۔

جناب اسپیکر:۔ اب ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اپنی قرارداد پیش کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک:۔ جناب اسپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔ کہ

"بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب محمد اکبر خان بگٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔

جناب اسپیکر:- قرار داد یہ ہے کہ "بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب محمد اکبر خان بگٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے"

جناب اسپیکر:- معزز اراکین۔ جو اراکین اسمبلی اس قرارداد کے حق میں ہیں وہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ (گنتی کا مرحلہ)

جناب اسپیکر:- گنتی کے مطابق بتیس ارکان نے نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کے حق میں اعتماد کا ووٹ دیا ہے۔ (تالیاں)

مولوی محمد اسحاق خوستی:- جناب اسپیکر! نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب نے اسمبلی میں بھاری اکثریت سے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا ہے۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نواب صاحب کو اللہ تعالیٰ ہر ایک کی خدمت بلا لحاظ قومیت کی توفیق عطا فرمائے۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر صاحب!

میں تمام ممبر حضرات کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے میں انشاء اللہ کبھی ان کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا۔ اور بلوچستان کے عوام کے ہر طبقہ پر قوم اور ہر مذہب کو برابری کی بنیاد پر ان کے معاملات ان کے حقوق ان کے روزمرہ کے کاروبار میں برابری کے اصول کے تحت نمٹوں گا۔ بلکہ کوشش کروں گا کیونکہ یہ دعویٰ کرنا کہ نمٹوں گا ممکن ہے۔ کبھی نامعلوم مشکلات کی وجہ سے انسان نہ کر سکے۔ یہ کہنا درست ہے کہ حتی الوسع

میری کوشش ہوگی کہ ان کے جائز ضروریات کو برابری کے اصول کے تحت صوبے کے کاروبار کو نبٹنے کی کوشش کروں گا۔ ان کو برابری کے اصول کے تحت میں ان کے کاروبار میں معاونت کروں گا۔ اسمیں میں امید رکھوں گا۔ کہ آپ سب میرا اس میں ہاتھ بٹائیں گے اور اکیلا انسان زیادہ کام اکیلے بھی نہیں کر سکتا ہے۔ بعض اوقات بہت دشواریاں ہوتی ہیں۔ اور بہت سی مجبوریاں ہوتی ہیں جو کاموں میں رکاوٹیں پیدا کر سکتی ہیں۔ بعض مخالفین ہوتی ہیں ان کو دور کرنے کے لیئے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ سب کا تعاون امداد اور سپورٹ چاہیئے۔ جو لوگ مخلوط حکومت میں ہمارے ساتھ ہیں اور جو لوگ اپوزیشن کی بنچوں پہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ان کے بھی برابر کے حقوق ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ایک مخلوط حکومت ہے اور ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور کچھ حضرات اس ایوان سے باہر بھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نظر انداز کیئے جائیں گے۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں ان کو بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ان کی بھی اسی طریقے سے عزت و احترام کریں گے جیسے اپنی اتحادی پارٹی کے ممبران کی کریں گے۔ (تالیاں) ان کے بھی جائز ضروریات اور کام ہوں گے۔ ہم اسی طریقے سے حل کریں گے جیسے اپنے لوگوں کے کرتے ہیں میں جناب اسپیکر آخر میں آپ کا اور پورے ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں میرے خیال میں زیادہ لمبی تقریر کا نہ موقع اور نہ ضرورت ہے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا میں آپ سب کا شکر گذار ہوں۔

مسٹر اسپیکر:۔ کوئی اور صاحب تقریر کرنا چاہتا ہے۔

مولوی جان محمد:۔ جناب اسپیکر صاحب! کل آپ نے میری تقریر درمیان میں روک دی تھی۔ میں نواب صاحب کو وزیر اعلیٰ کے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے

پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ہزنائی زیارت کے تمام علاقے کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حکومت کو قائم و دائم رکھے۔ میری دوسری عرض یہ ہے کہ کل جو میں تقریر نہیں کر سکا اور میں کہہ رہا تھا کہ آپ کی سب نے حمایت کی ہے۔ جس میں مسلم بھی ہیں اور غیر مسلم بھی ہیں غیر مسلم میں ارجن داس بگٹی، بشیر مسیح اور فرید ون آبادان شامل ہیں۔ بلوچ پٹھان میں بھی آپ کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے میں شامل ہیں اس کے ساتھ ساتھ میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج آپ یہ اعلان کریں کہ صوبے میں شراب اور ہیروئن پر پابندی ہوگی۔ آپ پر یہ قوم فخر کرے گی۔ قانون کے ذریعے تو وزیر اعظم بھٹو کے دور میں بھی پابندی تھی انہوں نے جدہ میں بھی اعلان کیا تھا۔ مگر اس کے خلاف کوئی قانون نہیں تھا۔ یہ چیز تو میڈیکل کے لحاظ سے بھی مضر ہے۔ میں صرف برکت کے لئے اس چیز کو بند کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں اس کو یہاں مکمل بند کر دیا جاتے۔ جیسے مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم نے اپنے نو ماہ کے دور حکومت میں صوبہ سرحد میں قانونی شکل میں بند کر دی تھی۔ اس کے لئے قانون بنا دیا تھا۔ ہم سب اس پر راضی ہیں اور کل بھی میں نے نواب صاحب سے عرض کیا تھا اور آج الحمدللہ یہ نواب صاحب کے چند نکات میں آیا ہے۔ بہرحال آپ کی حکومت کو اللہ تعالیٰ قائم و دائم رکھے۔ پھر آخر میں دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں۔ (و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

مولوی محمد اسحاق خوستی:- جناب والا! نواب صاحب کو بار بار مبارکباد دینا کوئی خاص معنی نہیں رکھتا ہے یہ انشاءاللہ ان کی مستقل حکومت ہے وہ آزمودہ شخصیت ہیں وہ حکومت کو صحیح معنوں میں چلائیں گے۔ میں بحیثیت حکومتی پارٹی کے رکن کی حیثیت سے نواب صاحب کو یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کیونکہ اب نواب صاحب کی کابینہ تشکیل پانے والی ہے۔ وہ کابینہ بنانے میں آزاد بھی ہیں، مگر کچھ مجبوریاں بھی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ ہم سب آپ کے مشیر ہیں آپ کے ساتھ ہیں اگر وہ پارلیمانی سیکرٹری اور مشیر نہ لیں۔ ان کو چھوڑ دیں کیونکہ یہ غریب اور پسماندہ صوبہ ہے اسکے خزانے پر مزید بوجھ نہ ڈالا جاتے۔ اس غریب صوبے کے خزانے پر مزید بوجھ ڈالنا اچھا نہیں ہے۔

اس کے علاوہ میں نواب صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ اب تک جو کچھ نواب صاحب نے کیا ہے وہ اچھا کیا ہے مگر وہ اس کے بعد اپنی کابینہ میں تمام ممبران کو پارلیمانی سیکرٹری اور وزیر نہ بنادیں اگر سب کو کوئی نہ کوئی عہدہ دے دیں گے تو کوئی ممبر بھی نہیں بچتا ہے۔ نواب صاحب کو شاید اس چیز کا پتہ نہ ہو میں نے اپنی پارٹی کے اندر یہ قسم اٹھائی تھی کہ میں کابینہ میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں اور ہمارے حالات بھی ایسے نہیں کہ مجھے یہاں کوئٹہ میں وزارت مل جائے اور میں کوئٹہ میں بیٹھا رہوں اور اپنے علاقے میں نہ جاسکوں اور ان کے مسائل نہ حل کرسکوں۔ یا پھر میں اسمبلی میں اپنی سپورٹ میں اپنے عہدے کا دفاع کرتا ہوں۔ اور نواب صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ ہم سب آپ کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ ہم سب آپ کے مشیر ہیں۔ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ اب مزید لوگوں کو عہدے دینا اور وزارتیں دینا اس صوبہ بلوچستان کے خزانے پر بوجھ ہوگا۔ ہمارا چھوٹا اور کم خزانہ ہے اس بوجھ کو وہ برداشت نہیں کرسکے گا۔

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

میر طارق محمود کھیتران: جناب اسپیکر! میں سب سے پہلے نواب محمد اکبر خان بگٹی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس تسلسل سے مولوی جان محمد صاحب نے جن دو برائیوں کی نشاندہی کی ہے۔ مگر میں ان سے بھی بڑھ کر دو اور برائیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں ایک تو ہمارے معاشرے میں ولور ایک بہت بڑی برائی ہے اور اس کے علاوہ جو سود کا کاروبار چل رہا ہے وہ اس سے بھی زیادہ برائی ہے ان کو ختم ہونا چاہیئے باقی برائیاں ان

سے کم ہیں۔

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ۔ جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی حکومت میں آج یہ پہلا موقعہ ہے کہ بلوچستان کے عوام کو ایک مضبوط اور سیاسی حکومت ملی ہے اور اس پر مجھے خوشی ہے کہ اس مضبوط حکومت کا سربراہ نواب محمد اکبر خان بگٹی ہے انہوں نے ماضی میں خدمات انجام دی ہیں۔ انشاءاللہ ان کے کندھوں پر اب بھی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور مجھے توقع کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں پوری طرح کامیاب ہو جائیں گے۔ اور ہمارے صوبے کو جن بہت سی مشکلات کا سامنا ہے اور بہت سے ایسے حالات اس صوبے میں پیدا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں نفرت پھیلی ہے اور ان بھائیوں کے درمیان جو نفرت اور مشکلات پیدا کی گئی ہیں مجھے یقین ہے کہ بلوچستان کے ان تمام لوگوں پر ان کا اثر ہوگا جو اب ختم ہو جائے گا۔ اب تمام پارٹیوں کے نمائندے موجود ہیں جو ان بھائیوں کے اندر نفرت پیدا کی گئی تھی وہ ختم ہو جائے گی۔ اب انشاءاللہ ایک نئے باب کا آغاز ہو جائے گا اور بلوچستان کے صوبے میں گذشتہ تین سالوں سے جو ایک اسمبلی تھی وہ بھی اگرچہ منتخب نمائندوں پر مشتمل تھی۔ لیکن بعض لوگوں کو اعتراض تھا اور کہا جاتا تھا کہ یہ ایک غیر جماعتی ایوان ہے اور اس کی نمائندگی پر کچھ لوگوں کو شک وشبہ تھا۔ مگر اب تو ان موجودہ حالات میں یہ جماعتی ایوان ہے۔

جناب والا! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ تین سال پہلے بھی ایک اسمبلی رہی وہ بھی منتخب نمائندوں پر مشتمل تھی۔ بعض لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض تھا کہ یہ سیاسی جماعتوں پر مشتمل نہیں تھی۔ لہذا یہ غیر جماعتی ایوان ہے۔ اس کی نمائندگی پر لوگوں کو شک شبہ تھا۔ لیکن موجودہ حالات میں یہ ایک جماعتی ایوان ہے اور یہاں بلوچستان کے لوگوں کے تمام منتخب نمائندے بیٹھے ہیں۔ ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بلوچستان کے لوگ بجا طور ہم سے یہ توقع

رکھتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت کریں گے ۔ ان کی پریشانیوں اور مشکلات کو حل کریں گے ۔ اور کوشش کریں گے کہ یہ صوبہ جو صدیوں سے پسماندہ رہا ہے ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس صوبے میں بہت عرصہ سے عوامی نمائندوں پر مشتمل کوئی حکومت موجود نہ تھی ۔ اس وجہ سے صوبے کو مشکلات در پیش رہیں ۔ موجودہ حکومت ان مشکلات کے حل کیلئے ضرور کوشش کریگی اور انشاء اللہ ہم اپنے لوگوں کیلئے ایک اچھی مثال پیش کریں گے ۔ کیونکہ آج کا دن صرف اس کے لئے ہے کہ ہم نے اپنے قائد پر اعتماد کیا ہے ۔ ہمیں اس اجلاس کو اس حد تک محدود رکھنا چاہیئے ۔ باقی جو معاملات ہیں اس کے لئے اسمبلی کا اجلاس آئندہ بلایا جائے گا ۔ اس میں تمام ممبران اپنے سوالات بھی پیش کریں گے اور اس میں اپنی رائے کا اظہار بھی کر سکیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کا اجلاس اس حد تک محدود ہوگا ۔ کہ جو اسمبلی توڑی گئی اور عدالت کے ذریعہ اسے بحال کیا گیا ۔ اس کے لئے میں بلوچستان کی عدالت کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں ان لوگوں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اسمبلی کی بحالی کے لئے کوششیں کیں ۔ جیسا کہ نواب صاحب نے فرمایا کہ انور درانی صاحب وردگ صاحب اور جن لوگوں نے اسمبلی کی بحالی کے لئے کوششیں کی ہیں ۔ میں ان لوگوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ کیونکہ بلوچستان اسمبلی ایک منتخب ادارہ تھا ۔ دوسرے یہ کہ بلوچستان میں بہت کم عرصہ جمہوری عمل کا دور رہا ۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ بلوچستان میں جمہوری عمل کی مدت آٹھ یا نو سال رہی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ممبران اسمبلی کو اسمبلی کے قواعد و انضباط کار سیکھنے اور اچھے پارلیمنٹرین بننے میں ابھی وقت کی ضرورت ہے ۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہم اچھے پارلیمنٹرین بنیں ۔ اور اپنے اپنے حلقہ اور علاقے کی صحیح نمائندگی کریں اور ان کے مسائل کو اسمبلی میں پیش کریں ۔ جس کا علاقے کے لوگوں کو سامنا ہے ۔ اس طرح انشاء اللہ ہم اپنے لوگوں کے مسائل کو حل کریں گے ۔ میں ایک مرتبہ پھر نواب صاحب کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد

پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ اراکین اسمبلی نے ان پر جو اعتماد کا اظہار کیا ہے یہ ایک نیک قدم ہے۔ ان سے بھی ہماری توقع ہوگی کہ وہ آئینی طور پر جمہوری روایت کو قائم رکھیں گے۔ چاہے وہ حزب اقتدار میں ہوں یا حزب اختلاف۔ میں، وہ اس ایوان کے ممبر ہیں اور ان کے حقوق ہیں۔ وہ منتخب نمائندے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے خود فرمایا کہ میں انشاء اللہ دونوں گروپوں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا خیال رکھیں گے۔ اور دونوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور وہ لوگ جو اختلاف رائے رکھتے ہیں وہ بھی قابل تحسین ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اس جمہوری عمل کا ایک حصہ ہیں۔ ان کا بھی حق ہے کہ ہمارے نمائندے جو حکومتی کام کرتے ہیں۔ ان پر اظہار خیال کریں۔ اور اپنے نکتہ نظر سے ہماری خوبیاں و خامیاں عوام کے سامنے لائیں۔ ہمارے سامنے لائیں۔

جناب اسپیکر:۔ آپ سے گذارش ہے جیسا کہ آپ نے خود فرمایا تھا۔ کہ آج کا اجلاس اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے بلایا گیا تھا۔ آپ لمبی چوڑی تقریر نہ کریں دوسروں کو بھی موقع دیں۔ اپنی بات مختصر کرلیں تو بہتر ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ:۔ جناب والا! ہمیشہ قرارداد پیش کرنے کے بعد ممبران اسمبلی کو موقع دیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اعتماد کا ووٹ لیا جاتا ہے۔ یہ بات اسمبلی قواعد و انضباط میں لکھی گئی ہے۔ جو اس قرارداد پر بولنا چاہتے ہیں اور تقریر کرنا چاہتے ہیں یہ ان کا حق ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ جب اسمبلی کا دوبارہ اجلاس بلایا جائے گا تو آپ کو پورا پورا

حق دیا جائے گا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ:۔ جناب والا! میرے خیال میں ہمیں کوئی جلدی ہے کہ ہم جلدی جلدی اجلاس کی کارروائی ختم کر دیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ لوگ یہاں اظہار خیال کریں۔ یہ کوئی بری بات تو نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ممبران کو اظہار خیال کا موقع دینا اچھی روایت ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ والسلام۔

مولانا محمد عطاء اللہ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر! میں سب سے پہلے نواب صاحب کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر اپنی طرف سے اور اپنے تمام دوستوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ان کی قیادت میں جو حکومت چل رہی ہے نواب صاحب اسے اچھی طرح سے چلائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں یہ توفیق دے کہ وہ پسماندہ بلوچستان کے مسائل کو حل کریں۔ آمین۔

میر جان محمد خان جمالی:۔ جناب والا! سردار خان صاحب نے اس لئے لمبی چوڑی تقریر کی ہے کہ وہ اسپیکر رہ چکے ہیں اور وہ ہمیشہ سنتے رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اتنی لمبی تقریر کی ہے۔ سب سے پہلے تو میں نواب صاحب کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خصوصاً کل اور آج اسمبلی کی کارروائی جس خوش اسلوبی سے جاری رہی اور ممبران نے اس میں حصہ لیا اس پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب والا باتیں ہو چکی۔ مبارک باد دی جا چکی۔ آئیے کام کریں۔ بلوچستان کے مستقبل کے لئے یعنی اگلے پانچ سالوں میں موجودہ حکومت نے ایک تاریخ ساز کردار ادا کرنا ہے۔

کچھ ایسے مثلے مسائل اٹھ پڑے ہیں جنہیں ہم کو حل کرنا پڑے گا یہ ہمارے اخلاقی ذمہ داری ہے اگر کر سکے تو اچھا اور نہ کر سکے تو نئے چہرے آجائیں گے ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے روزگار کا مسئلہ ہے صحت کے مسائل ہیں پینے کے پانی کا مسئلہ ہے بلوچستان میں ہمارے تعلیمی نظام کا مسئلہ ہے اسیطرح بعض دوسرے مسائل ہیں لہٰذا میں اپنے ممبران ہاؤس سے گذارش کروں گا کہ آئیے ہم عہد کریں کہ ان کے مسائل حل کریں گے اور اس اسمبلی میں تعمیری جذبہ سے آئیں گے اور اچھے اور قابل عمل نظریات کے ساتھ آئیں گے اپنے صوبے کے بنیادی مسائل حل کریں گے - یہاں ایسی قانون سازی کرسکیں گے کہ دنیا اور خاص طور پر بلوچستان کے عوام دیکھ سکیں - اور یاد کریں کیونکہ ماضی میں یہاں اسمبلی نے آدھ گھنٹے میں بھی بل پاس ہوئے ہیں - جناب اسپیکر ان امیدوں اور الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ حزب اختلاف والے بھی انشاء اللہ پوری تیاری کے ساتھ اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیں گے - جناب والا! ان توقعات کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

حاجی عید محمد نوتیزئی :- جناب اسپیکر! میں اپنی طرف سے اور چاغی کے عوام کی طرف سے نواب محمد اکبر خان بگٹی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں - نواب صاحب ابھی منتخب ہوئے ہیں - جناب والا! ہمارے مسائل تو بہت ہیں اب تو میں کچھ نہیں کہنا چاہتا لیکن صرف اتنا ضرور کہوں گا کہ انسان کی زندگی کا دارومدار پانی پر ہے ہمارے بعض ممبر صاحبان کہتے ہیں کہ ہمارا سیم وتھور کا مسئلہ ہے کوئی کہتے ہیں فلاں مسئلہ ہے - لیکن ہمیں تو چاغی اور نوکنڈی میں میٹھا پانی دستیاب نہیں ہے - تین سالوں سے پی سی ون فارم تیار ہیں لیکن کام نہیں ہو رہا ہے ایسے ہی گرڈ اسٹیشن کا مسئلہ ہے لوگ ساٹھ روپے میں پینے کا پانی لا رہے ہیں - ایران کے بارڈر پر ہم سے چالیس میل کے فاصلے

پر ڈیزل کا ڈرم بارہ روپے میں ملتا ہے میں تین سال سے چیختا رہا ہوں کہ ہمیں زرعی کنکشن نہیں دیا گیا ہے تاہم میں زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا ہوں۔ نواب محمد اکبر خان سے اسمبلی میں گذارش کروں گا کہ ہمارا پہلا مسئلہ پینے کے پانی کا ہے بجلی کا مسئلہ ہے ہمارے ٹیوب ویل ہیں گرڈ اسٹیشن تین سال سے کنکشن نہیں دے رہے ہیں۔ آخر میں اپنی طرف سے اور ضلع چاغی کے عوام کی طرف سے نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں والسلام :۔

میر دوست محمد خان محمد حسنی :۔ جناب اسپیکر! میں نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کا وزیر اعلیٰ بلوچستان کی حیثیت سے اس اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ عوام نے جس انداز سے نواب صاحب کی ذات پر اعتماد کا اظہار کیا ہے نواب صاحب ان کے اعتماد پر پورا اتریں گے۔ اس کے علاوہ اہل بلوچستان کے دور دراز کے علاقوں کے لوگوں کی ان سے بہت سی توقعات اور امیدیں وابستہ ہیں خدا کرے کہ نواب کی کوشش اسمبلی اور عوام کے تعاون سے لوگوں کے مسائل حل ہوں۔ خصوصاً دور دراز علاقوں کے عوام کے مسائل حل ہوں جیسا میرے معزز دوست عبد محمد نوتیزئی نے کہا کہ بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پانی نہیں ملتا اتنے مسائل ہیں جن کا ذکر میں نہیں کر سکتا۔ لہٰذا موجودہ حکومت سے میں امید رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ بلوچستان کے مسائل حل ہوں۔ شکریہ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی :۔ جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت کا منتظر ہوں۔

جناب اسپیکر :۔ اجازت ہے فرمائیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی:۔ جناب اسپیکر، شکریہ۔ میں جناب محمد اکبر خان بگٹی کو اپنی جانب سے اپنے حلقہ کی جانب سے اور خاص طور پر کوئٹہ شہر کے لوگوں کی جانب سے بلا مقابلہ وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر اور ایک پر وقار طریقہ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ نواب صاحب اپنی سیاسی بصیرت اور خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس پسماندہ صوبہ اور یہاں کے عوام اور حکومت کو ایسی قیادت بخشیں گے جس کی عرصہ دراز سے ہمیں ضرورت تھی۔ میں اپنی اور اپنے رفقائے کار کی جانب سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر ہم بھرپور انداز میں ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔

جناب اسپیکر! اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ کو بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پارلیمانی آداب اور قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ سے تعاون کریں گے۔ ساتھ ساتھ میں اپنے ان دوستوں سے گذارش کروں گا جو اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ بھی اپنے امور خوش اسلوبی اور اچھے انداز سے پیش کریں گے اور تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف اس معزز ایوان کا وقار مجروح ہوتا ہے بلکہ ایوان کا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔

آخر میں نواب اکبر خان بگٹی کو ایک مرتبہ پھر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

شکریہ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔ مسٹر اسپیکر صاحب۔ معزز قائد ایوان، اور محترم ممبران اسمبلی یہ امر میرے لیے باعث مسرت ہے کہ میرے عزیز و محترم دوست ڈاکٹر عبدالمالک نے یہ قرارداد پیش کی تھی کہ یہ ہاؤس عزت مآب نواب اکبر خان بگٹی صاحب قائد ایوان پر بھرپور اعتماد کرتا ہے۔ معزز اسپیکر صاحب۔ اس محترم ایوان کی اکثریت ان پر اعتماد

کرتی ہے اور قائد ایوان کی مکمل حمایت کا اظہار کیا ہے۔ میں آں عہدۂ جلیلہ کے منصب پر اور اس مقدس ایوان کا بھرپور اعتماد کرنے پر نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کو اپنی اور بلوچستان کی تمام ہندو اقلیت کی طرف سے عقیدت مندانہ مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آئیے ہم سب دعا کریں کہ اللہ نواب صاحب کا حامی اور مددگار رہو۔ خدا انہیں نصرت اور کامیابی عطا فرمائیں۔ ساتھ ساتھ میں یہ گذارش کروں گا کہ آج سے جمہوریت کے سفر کا آغاز ہو چکا ہے جمہوریت کے نئے سفر کا آج آغاز ہے۔ اللہ اس سفر کو مبارک کرے میرے معزز ممبران اسمبلی اور معزز وکلائے کرام نیز بلوچستان کے غیور اور بہادر عوام اور ساتھیوں نے جمہوریت کے از سر نو آغاز میں اپنا فعال کردار ادا کیا ہے۔ میں بلوچستان کی عدالت عالیہ اور ساتھ ہی ساتھ اپنے ممبران کو دوبارہ خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ قائد ایوان نے اپنی تقریر میں اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ بلا امتیاز ذات پات، رنگ و نسل اور مذہب کے بلوچستان کے تمام لوگوں کی خدمت کریں گے۔ یہ بات ہم سب کے لیے حوصلہ افزا ہے۔ خدا کرے کہ ان کے زیر سایہ بلوچستان دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! میں اپنی تقریر اور مزید کارروائی سے پہلے یہ گذارش کروں گا کہ کل جلسہ اڈے پر بم پھٹا ہے ان شہیدوں کے سوگ میں جن کی بے گناہ جانیں ضائع ہوئی ہیں کے احترام میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب اسپیکر :- ایک منٹ کی خاموشی ہو۔

مولوی محمد اسحاق :- جناب اسپیکر! میں اس خاموشی کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ ہمارے مذہب اسلام میں اس چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ خاموشی انگریزی رسم ورواج ہے۔ اگر بجائے خاموشی کے ان فوت ہونے والوں کے لیے دعا کی جائے تو اچھا ہے یہ برٹش لائین ہے۔ اسلام میں نہیں ہے

محمد صادق عمرانی:۔ جناب مولانا صاحب! دعا ہی کر دیں۔ کوئی بات نہیں ہے۔

(اس مرحلے پر بس اڈے پر فوت ہونے والوں کے لیے دعا کی گئی)

محمد صادق عمرانی:۔ جناب اسپیکر! بلوچستان صوبائی اسمبلی میں آپ سے یہ گذارش کروں گا کہ اس کے تقدس کو برقرار رکھا جائے۔ اگر یہ عام جلسہ گاہ ہے تو ان تالیوں کیساتھ لاؤڈ اسپیکر بھی مہیا کیا جائے تاکہ وہ بھرپور نعرہ بازی کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں اس سے تو حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ جس میں اوپر گیلری والے لوگ شیم شیم کے نعرے بلند کرتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں میری گذارش ہے اس صورت حال کو روکا جائے جناب اسپیکر! جیسا کہ جمہوری روایت کے مطابق بلوچستان اسمبلی کے ممبران نے آپ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اور جمہوری روایت یہ بھی ہے کہ ہر ایک فرد کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی پارٹی کی پالیسی بیان کرے اور اس کی ہدایت پر چلے بہت سے لوگوں نے نواب صاحب کی مختلف حوالوں سے تعریف کی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی تعریف کے محتاج نہیں ہیں یہ ضروری نہیں ہے کہ یہاں بیٹھ کر صرف تعریف ہی کی جائے۔ جس جمہوری طریقے سے پورے ایوان نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اچھا ہے انہوں نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ وہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف جو بھی اس ایوان کے ممبر ہیں وہ ان کے حقوق کا تحفظ اور دفاع کریں گے اب جہاں تک بلوچستان کی سیاست کا تعلق ہے ہمیں اس بات پر ضرور دکھ ہے کہ نواب صاحب کا نام ایک ایسے فرد نے تجویز کیا قائد ایوان کیلئے جو اس اسمبلی کو توڑنے کے ذمہ دار تھے

ان کا نام بطور قائد ایوان ایک ایسے فرد کو تجویز کرنا چاہیے تھا جس نے جمہوریت کی بحالی کے لیے کوشش کی ہوتی۔ وہ ان کا نام تجویز کرتا اور زیادہ خوشی ہوتی۔ بہرحال جو کچھ ہوا ہو چکا۔

جناب اسپیکر:- جناب آپ کی پیپلز پارٹی اور آپ اس میں شریک تھے۔ آپ ہی کی پارٹی کے ایک رکن صابر علی بلوچ رات کے اڑھائی بجے وزیراعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی صاحب کے گھر گئے۔ اور جس وقت اسمبلی کو توڑا گیا وہ موجود تھے۔

محمد صادق عمرانی:- جناب والا! ہم اس میں شریک نہیں تھے ہمیں پتہ نہیں ہے۔

مسز رضیہ رب:- جناب اسپیکر صاحب! بطور اسپیکر آپ نے تمام ممبران کی تقاریر کو سننا ہے اور غیر جانبدار رہنا ہے۔ کسی پارٹی کا حوالہ دے کر جواب دینا میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔

جناب اسپیکر:- میں آپ کو تقریر کرنے کا تو پورا موقع دے رہا ہوں آج کا اجلاس تو ایک قرارداد کے بارے میں ہے ورنہ مسائل تو بہت ہیں پانی کا مسئلہ ہے زراعت کا مسئلہ ہے تعلیم کا مسئلہ ہے بے روزگاری کا مسئلہ ہے اگر آپ بولنے کے بہت شوقین ہیں تو ہم دوبارہ اسمبلی بلائیں گے بجٹ اجلاس ہوگا آپ شوق سے بات کریں لیکن موضوع کے متعلق بات کریں۔

محمد ہاشم شاہوانی:- جناب والا! آج ہمیں یہاں کوئی بولنے کا موقع نہیں دیا جا رہا ہے

جناب والا! آج کا اجلاس صرف اعتماد کے ووٹ کے لئے تھا لیکن لوگوں کے مسائل میں گفتگو تقاریر شروع ہوئیں۔ لہٰذا جیساکہ نواب صاحب نے فرمایا ہے میں صرف حزب اقتدار کو نہیں حزب اختلاف کے مسائل بھی سنوں گا اور برابری کا حق دونگا لیکن جہانتک ترقیاتی کاموں کا سلسلہ ہے وہ ترجیحی بنیادوں پر ہونا ضروری ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ ضرورت عوام کے جان و مال کی حفاظت ہے امن و امان کا مسئلہ ہے۔ ہم حزب اختلاف کے اراکین تنقید برائے تنقید پر یقین نہیں رکھتے ہیں بلکہ تنقید برائے تعمیر ہونا چاہیئے آخر میں کل کے بم کے دھماکے سے مرنے والوں کے لیے اور زخمیوں کے لئے یہ کہونگا کہ ان کے لئے صرف دعا نہیں ان کو معاوضہ بھی دینا چاہیئے۔

محمد صادق عمرانی:- جناب والا! آپ ہمیں بولنے کا موقعہ نہیں دیتے ہیں تو ہم چلے جاتے ہیں پہلے اجلاس میں بھی آپ نے ایک جانبداری کا سلسلہ شروع کیا تھا تو ہم چلے جاتے ہیں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر:- آپ بولیں آپ کو موقع ہے۔ صادق صاحب آپ بعد میں بات کریں

سید عبدالرحمٰن:- جناب والا! میں ایک بات نواب صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جیسا کہ اب ملک میں جمہوری دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور اس جمہوری دور سے بہت سے لوگوں کی توقعات ہیں بلوچستان کی ماضی کی حکومتوں میں ہر قسم کی غنڈہ گردی روا رکھی گئی تھی اب اس تسلسل کو ختم کرنا چاہئیے یہ ایک گھٹیا حرکت کافی عرصے سے جاری ہے کہ کسی شخص کے پیسے یا حساب کتاب کسی پر ہو تو وہ کسی قوم کے دیگر بے گناہ فرد اغوا کر لیتے ہیں پھر رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ من مانی کرتے ہیں اس کا سدباب ہونا چاہیئے

محمد صادق عمرانی:- جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں یہ بلوچستان کی سرزمین ہے اور آج اس سرزمین کے اندر ہم ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ہماری ہمدردیاں اس بلوچستان کے ساتھ ہیں جو کچھ بھی ان گزشتہ گیارہ سالوں میں بلوچستان کے عوام کے ساتھ ہوا ہے کم از کم ہم یہ چاہتے ہیں کہ آج ہم جب اسمبلی کے اندر رہیں ہم ایک سال رہیں یا پانچ سال رہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو کچھ گزشتہ گیارہ سالوں میں ہوا ہے اس کا بھی جواب ہونا چاہیئے۔ اور سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ ان گزشتہ گیارہ سالوں میں سابق اسمبلی کے ممبران جو رہے ہیں ان کے متعلق ہم ثبوت پیش کریں گے کہ گزشتہ دور میں انہوں نے کتنی زیادتیاں اور دھاندلیاں کی ہیں اور یہ زیادتیاں پورے بلوچستان کے عوام کے ساتھ ہوئی ہیں ضرورت تو اس بات کی ہے کہ بلوچستان میں زیادہ توجہ پانی تعلیم اور صحت زراعت پر ہونی چاہیئے اور انہی چیزوں کے نام پر ان کو فنڈز دیئے گئے تو ہمیں یہ بتا دیا جائے کہ لوگوں کے یہ پیسے کہاں گئے؟ اس کے علاوہ میں جناب نواب بگٹی صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ پچھلے چند مہینے قبل میں ستمبر اکتوبر میں بلوچستان کے خزانے سے ساڑھے تین کروڑ روپے نکالے گئے ہیں ہمیں بتایا جائے کہ یہ پیسہ کن آدمیوں کو دیا گیا ہے اور کہاں خرچ ہوا۔ اس کے ساتھ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ساڑھے تین کروڑ روپے واپس وصول کئے جائیں۔ اس رقم سے بلوچستان میں تین چار اچھے ہسپتال بن سکتے ہیں۔ اس اسمبلی میں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان نیشنل پارٹی نے اپوزیشن میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جس طرح ہم لوگوں نے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے گزشتہ گیارہ سالوں میں جدوجہد کی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ ہم تنقید برائے تنقید پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ یہاں پہ اصولوں کی بات ہوگی حق کی بات ہوگی۔ اور ہم مل جل کر کام کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک:- جناب اسپیکر صاحب ہم جناب صادق صاحب کی طرف سے ان کی ہر وہ تنقید جو عوامی ہو اور بلوچستان کے مفاد میں ہو - خوش آمدید کہتے ہیں - ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بلوچستان نیشنل الائنس یا پاکستان پیپلز پارٹی یہاں جو رول ادا کرے گی اگر وہ مثبت ہو تو اس کی تعریف کریں گے - یقیناً ہم کیا ہیں کیا نہیں ہیں یہ آنے والا وقت بتائے گا - اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کس نے کیا کیا - بلوچستان اسمبلی کے توڑنے میں - تو میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک بیتی ہوئی داستان ہے - اس کے حقائق بلوچستان کے عوام کے سامنے آچکے ہیں - ہم یہاں کے حالات کو مثبت حوالے سے دیکھیں گے - اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں گے - میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اگر ہم ماضی میں جائیں تو آج کے دن بھی ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ بلوچستان سٹوڈنٹ آرگنائزیشن کے اور بلوچستان کی قومی تحریک کے ایک فرزند جناب اسداللہ مینگل کو شہید کیا گیا - میں ان کو اپنی طرف سے سلام پیش کرتا ہوں - جہاں تک موجودہ اسمبلی کا تعلق ہے اس میں حزب اقتدار کے ارکان ہوں یا حزب اختلاف کے ساتھی کی طرف سے ہماری پالیسیوں کو تقویت مل رہی ہے تو ہم اسے قبول کریں گے - اسے خوش آمدید کہیں گے - اور اگر ہم نے یہ محسوس کیا کہ اقتدار میں لوگ رہتے ہوئے بھی بلوچستان کے لوگوں کا استحصال کریں گے پھر وہی رشوت ستانی پھر وہی لوٹ مار جاری رکھیں گے تو یقین جانیئے ہم انہیں بھی معاف نہیں کریں گے چاہیے وہ ہم میں سے ہی کیوں نہ ہو (تالیاں) دوستو بلوچستان کے لوگوں کی نظریں یقیناً ہم پہ ہیں - وہ یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم نے جو جمہوری نمائندے بھیجے ہیں وہ کیا کریں گے - اگر ہم بلوچستان کا جائزہ لیں تو بلوچستان اس وقت سماجی طور پر نیم قبائلی نیم جاگیرداری دور سے گزر رہا ہے - اور یہاں کے حکمرانوں نے سماجی نشوونما کے ارتقا کو شعوری طور پر روکا ہے - تاکہ یہاں پر تعلیمی سماجی نشوونما نہ ہو - اور لوگ اس پسماندگی

کی چکی میں پستے رہیں۔ لیکن ہم پر اب یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم بلوچستان کے عظیم تر مفاد کو مد نظر رکھیں۔ ہر اس شخص جس کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ چاہے وہ اسمبلی میں ہے یا نہیں۔ یہاں کے عوام کے سامنے جواب دہ ہے۔ کیونکہ وہ بلوچستان سے تعلق رکھتا ہے۔ مختصراً میں اپنے مسئلہ کو اس طرح رکھتا ہوں کہ ہم خود اس مثبت تنقید پر غور کرتے ہیں جو ہماری پالیسیوں کو تقویت دیتی ہیں۔ اس کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مسنر رضیہ رب: جناب والا! ۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: محترمہ جو کچھ آپ کہنا چاہتی ہیں وہ صادق صاحب کہہ چکے ہیں۔

مسنر رضیہ رب: جناب والا! میں تو کچھ اور کہنا چاہتی ہوں۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں آپ مولانا صاحب کو پہلے موقع دے دیں

مولانا عبدالسلام: جناب والا! ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے۔ اور اپنے مقصد کے لئے منتخب کیا ہے۔ عوام تو باہر بیٹھے ہیں۔ ہمیں اس لئے منتخب کیا تھا کہ ہم ان کی مشکلات کو حل کریں۔ ان کے مسائل حل کریں۔ اور بلوچستان کو جو محرومی حاصل ہوئی تھی۔ اسے دور کریں۔ انہوں نے ہمیں اس لئے نہیں بھیجا کہ ہم آپس میں اختلاف کریں۔ تو پھر ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو ماضی میں ہمارا ہوا تھا۔ میری سب سے گزارش ہے کہ عوام نے اعتماد کر کے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ اور عوام کے جذبات کو مد نظر رکھتے ہوتے ان کے نمائندہ

کی حیثیت سے ان کے لئے کام کریں۔ اور اس کا احترام کریں۔ اس کے خلاف نہیں ہونا چاہیے آپ دیکھیں آپ کا ملک جمہوری ہے۔ آپ کا صوبہ جمہوری ہے۔ جس وقت ہم پہلی مرتبہ اسمبلی میں آئے تو اس وقت کیا ہوا۔ کیا اس وقت جمہوری قدر مشترک نہیں تھی اس ملک میں اسلام کا پتہ نہیں تھا۔ اس صوبہ کی زبان کا پتہ نہیں تھا۔ عوام کے صدر کو بھی چھوڑ دیا تھا۔ عوام کے جذبات کو مجروح کیا۔ اس لئے ہمارے پانچ مقاصد ہیں۔ ایک مذہب ہے اگر ہم نے اسے نظر انداز کر دیا تو ہمارا بُرا حشر ہوگا۔ یہ ہونے کے بعد پھر رو تے تھے۔ ایک عوام کی قدر ہوئی تھی لیکن عوام کے جذبات کو مجروح کیا گیا تو پھر روتے تھے ہم نے جو پانچ مقاصد بنائیں ہیں ایک تو ہمارا مذہب ہے اس کو ہم نے نظر انداز کیا اس کا نتیجہ ہم کیا حشر کیا۔ دوسرا ہمارا مقصد جمہوریت ہے اس کو بھی ہم نے نظر انداز کیا اس کا برا حشر کیا عوام نے جو قربانیاں دیں ان کو پیچھے چھوڑا آج اگر ہم اس سیٹ پر ہیں تو عوام کی وجہ سے ہیں عوام کو ہمیں کھڑا کرنے کا مقصد اس سیٹ پر لانے مقصد جمہوریت تھا۔ ہم یہ نہ سمجھیں کہ ہم اپنے ذاتی اثر ورسوخ سے یا اپنی شخصیت کی بنیاد پر یا اس اعتبار سے آئے ہیں۔ میں یہ نہ سمجھوں کہ یہ میرا اثر ورسوخ ہے ہم تو ایک قاصد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جناب والا! قاصد کا کام کیا ہے؟ قاصد کا کام یہ ہے کہ بھائی جان جاؤ فلاں بھائی کو میرا یہ پیغام پہنچا دو یعنی اصل حیثیت عوام کی ہے جنہوں نے ہمیں یہاں بھیجا ہے لہذا میری آپ سب سے گذارش ہے کہ ہم پہلے تو مسلمان ہیں الحمد اللہ۔ اس لئے جب ہم تقریر کریں تو ہمیں پہلے الحمد اللہ کہنا چاہیے اور جب تقریر ختم کریں تو آخرُ دعوٰنا کہنا چاہیے۔ (ایک آواز۔ یہ تو ضیا الحق بھی کہتا تھا)۔

جناب والا! ضیا الحق تو ۱۹۷۷ میں آیا تھا جبکہ میں اسلام کی بات کر رہا ہوں۔

جناب والا! آپ اندازہ لگائیں۔ ہم ضیاء کے حامی نہیں ہیں ہم ایم آر ڈی میں تھے ہم نے ضیاء کے خلاف جمہوریت کیلئے کام کیا ہے۔ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ تم ضیاء کے ساتھ ہو جس وقت عوام ضیاء کے خلاف ایم آر ڈی میں قربانیاں دے رہے تھے ہم عوام کے ساتھ

تھے سابقہ گورنمنٹ بھی عوام کی کوششوں سے ختم ہوئی - اکثریت کے اعتبار سے اور جمہوریت کے اعتبار سے عوام کی حکومت ہے - مجھے افسوس ہے لیکن میں بات نہیں کروں گا اس کے بارے میں جو عملی قدم اٹھائے تھے میں نے کہا تم نے جمہوریت کو پامال کیا ہے جمہوریت کو صوبے میں تم نے روکا تھا - میں کہتا ہوں جمہوریت اور اسلام ایک ہیں ہمیں عوام کی نمائندگی کرنا ہے ان کا خیال رکھنا ہے یہ سوچ نہیں رکھنی چاہیے کہ ہم یہاں اپنی حیثیت میں کھڑے نہیں ہیں بلکہ ہماری حیثیت عوام کے تعلق سے ہے ہماری حیثیت تو صرف عوام کی قربانیوں سے ہیں - ہم ہمیشہ عوام کی قدر کرتے ہیں - وآخر دعوانا الحمد للہ رب العٰلمین - (تالیاں)

مسز رضیہ رب جناب اسپیکر! میں بحیثیت رضیہ رب ایوان سے مخاطب ہوں ایجنڈا کے مطابق آج کی کاروائی کا مقصد اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا تھا - بحیثیت حزب اختلاف کے ایک رکن سب سے پہلے میں نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کو اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں آئندہ صحبت میں انشاء اللہ بلوچستان کے مسائل کی جو مختلف وجوہات ہیں ان کا اظہار کروں گی فی الحال نواب صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے حزب اختلاف کو نظر انداز نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے حزب اختلاف بھی اختلاف برائے اختلاف نہیں کرے گی لیکن ہم جمہوری نظام میں ایوان سے یہ امید کرتے ہیں کہ ایوان بھی جمہوری انداز کے مطابق برداشت کریں گے -

جناب اسپیکر! ساتھ ہی اسپیکر صاحب بھی غیر جانبداری کا مظاہرہ کریں گے جناب والا! اسپیکر کا کام پارلیمانی آداب کے تحت سارے ایوان کو سننا ہے سنانا نہیں - البتہ سوال و جواب اراکین کے درمیان ہوں گے - وآخر دعوانا الحمد للہ رب العلمین (تالیاں)

مولانا غلام مصطفٰے :- جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر:۔ مولانا صاحب میرے خیال میں کافی تقریریں ہو گئی ہیں۔ تاہم آپ مہربانی فرما کر مختصر خطاب کریں۔

مولانا غلام مصطفےٰ:۔ جناب اسپیکر! میں مختصر ہی کروں گا۔ صرف ان کی تائید کروں گا۔ یعنی ممبران اسمبلی نے جو کچھ کہا اس کی تائید کروں گا پہلے تو نواب اکبر خان بگٹی کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ایوان میں اکثریت سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر بھی مبارک باد دیتا ہوں۔ جناب اسپیکر! فرداً فرداً مبارک باد دینے سے پہلے میں یہ بات کہنا چاہوں گا۔ کہ ایوان میں جماعت کا ایک پارلیمانی لیڈر ہوتا ہے جو پارٹی کی جانب سے مبارک باد پیش کرتا ہے میرے خیال میں یہ کافی ہے اس کے علاوہ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ ممبران اسمبلی جو بھی کھڑے ہوتے ہیں وہ کسی نہ کسی مسئلے پر زور لگاتے ہیں کہ یہ مسئلہ ایسا ہونا چاہیے لیکن ان میں سے اکثر وہ لوگ ہیں جو اقتدار میں موجود ہیں کل ان کی وزارت بن رہی ہے میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ ایسا کیوں ہے۔ بھائی اقتدار میں آکر خود ان مسائل کو حل کریں۔

جناب اسپیکر۔ میں مولانا عبدالسلام صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ یہ ایوان ہمیشہ ایک مقدس مقام رہا ہے آپ دیکھتے ہیں اس کو تقدس ملا ہے یعنی اس مقام پہ کوئی سگریٹ بھی نہیں پی سکتے ہیں اس کے علاوہ اپنی کوئی دوسری عادت پوری نہیں کرسکتے ہے۔ یہاں فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ آپ کا ملک ہے آپ کے عوام ہیں عزیز و قریب ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں حکم ہے کہ جب کسی چیز کا افتتاح کرو تو بسم اللہ سے کرو۔ جس طرح مولانا صاحب نے فرمایا جب ہم کوئی کام ختم کریں تو آخر دعوانا الحمدللہ رب العالمین کہیں گے اگر وقت ہو تو الحمدللہ رب العالمین نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ کہنا چاہیئے۔ ورنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شروع میں اور آخر میں آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین کہنا چاہیئے اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں۔ یہ اس کی تائید ہوگی۔

جناب اسپیکر! : دوسری بات مسٹر صادق علی عمرانی صاحب نے کہی ہے۔ جناب والا میں نے صابر علی نہیں کہا بلکہ صادق علی کہا ہے شاید کسی نے صابر علی سنا ہے۔ بہر حال میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں جو حکومت بن رہی ہے اس سے پہلے جو گورنمنٹ بنی تھی ہم سب کو معلوم ہے جو کام کرنا تھے وہ نہیں کئے گئے جو رقم خزانے سے نکالی گئی تھی اسکا پتہ چلانا ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کا فرض ہے۔ یہ معلوم کیا جائے خزانے سے جو پیسے نکلے ہیں کہاں کہاں خرچ ہوئے ہیں۔ (تالیاں)

جناب اسپیکر: اب سیکرٹری اسمبلی گورنر کا حکم پڑھ کر سنائیں گے۔

Secretary Assembly.

ORDER.

No.Legis. 7–10/Law/85. III. In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, General (Rtd) Muhammad Musa, Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Monday the 6th February, 1989, after the session is over.

Sd/–
Genl. (Rtd) Muhammad Musa)
Governor Balochistan.

Dated Quetta, the
6th February, 1989.

جناب اسپیکر:- گورنر صاحب کے حکم کی روشنی میں اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ میں معزز اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں

(دوپہر ساڑھے بارہ بجے اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہوگیا)